باسمہ تعالیٰ

7783/26

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام مندرجہ ذیل مسائل کے بارے میں کہ

سوال ۱:۔ زید ظہر کی دوسری رکعت میں جماعت کے ساتھ شامل ہوا تو امام نے جب سلام پھیرا تو امام کے ساتھ زید نے بھی سلام پھیر دیا، پھر یاد آیا کہ میری تو تین رکعت ہوئی ہیں، پھر زید کھڑا ہوا اور باقی ماندہ نماز مکمل کی اور سجدہ سہو بھی کیا تو کیا اس صورت میں زید کی نماز صحیح ہوگی یا کہ نہیں؟

سوال ۲:۔ زید نے اپنا گھر تعمیر کرنے کا ارادہ کیا تو جب اس نے گھر کی بنیاد رکھنا شروع کی تو کچھ رشتہ داروں نے زید کو یہ مشورہ دیا کہ ایک بکرا ذبح کر کے اس کا خون "بنیادوں" میں ڈال دو پھر ساتھ میں دلیل یہ دی کہ ایسا کرلینے سے" اس گھر میں لڑائی جھگڑا اور نحوست نہیں ہوگی اور اگر خون گھر کی بنیادوں میں نہیں ڈالا تو پھر اس گھر میں کسی نہ کسی کا خون ہوگا یعنی کوئی قتل یا زخمی ہوگا اور ایسا ہوا بھی ہے پوچھنا یہ ہے کہ شریعت میں ایسا کرنے کی اجازت ہے کہ نہیں اور جو ایسا عقیدہ رکھے اسکے بارے میں کیا حکم ہے؟

سوال ۳: کسی شخص کا بطور لیکچرار ایسے ادارے میں پڑھانا جہاں مخلوط تعلیم ہو، ان کا پڑھانا اور تنخواہ لینا جائز ہے کہ نہیں؟

والسلام

المستفتی:۔ نبیل احمد
گوشت گلی، خلدآباد، قائدآباد کراچی
فون نمبر 0313-2187041

دارالافتاء
تاریخ 22/4/32

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

۱۔ صورت مسئولہ میں اگر زید نے بھول کر امام کے ساتھ سلام پھیرا اور پھر قبلہ کی طرف سے سینہ پھیرنے اور کسی اور مفسد نماز کے ارتکاب سے پہلے فوراً یاد آگیا اور بقیہ نماز پوری کر کے آخر میں سجدہ سہو بھی کرلیا تو نماز درست ہوگئی۔

کما فی مراقی الفلاح (۲۴۲)،

توهم مصلي رباعية فريضة أو ثلاثية ولو وترا أنه أتمها فسلم ثم علم قبل اتيانه بمناف أنه صلى ركعتين أتمها وسجد للسهو.

۲۔ صورت مسئولہ میں مذکورہ عقیدے کے ساتھ بکرے کو ذبح کرنا اور خون کو گھر کی بنیاد میں ڈالنا جائز نہیں ہے اور یہ اعتقاد رکھنا کہ "اگر خون گھر کی بنیادوں میں نہ ڈالا گیا تو اس گھر میں کسی کا خون ہوگا" محض بدشگونی و بدفالی ہے اور احادیث میں بدفالی اور بدشگونی اور کسی شئی کے متعلق نحوست کا اعتقاد رکھنے سے منع کیا گیا ہے اور اسکو شرک خفی اور مشرکین کی عادت سے شمار کیا گیا ہے چنانچہ ایک حدیث میں ارشاد ہے:

الطيرة شرك الطيرة شرك الحديث (سنن ابوداؤد)

ترجمہ: بدفالی شرک ہے بدفالی شرک ہے بدفالی شرک ہے (یعنی مشرکین کی عادات میں سے ہے (مظاہر حق ۲/۳)

ایک دوسری حدیث میں ارشاد ہے:

"لا طيرة وان تكن الطيرة في شيء ففي الدار والفرس والمرأة (مشكوة شریف)

یعنی کسی چیز میں نحوست نہیں اور اگر کسی شئی میں نحوست ہوتی

تو گھر میں، گھوڑے میں اور عورت میں ہوتی (بھی بات ہو) لیکن چونکہ ان چیزوں میں نحوست نہیں ہے اسلئے نحوست کا وجود ہی نہیں۔

لھذا ایسے عقیدے سے توبہ اور آئندہ کے لئے مکمل اجتناب لازم ہے۔

۳۔ مروجہ مخلوط تعلیم کا نظام جس میں لڑکے اور لڑکیاں ایک ساتھ پڑھتے ہیں ناجائز ہے اور شریعت اسلامیہ کے متصادم ہے، ایسی مخلوط تعلیم کی اسلام میں کوئی گنجائش نہیں اسلئے شرعی طور پر حکومت کی بھی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ مخلوط تعلیم کا یہ سلسلہ بالکلیہ ختم کرکے طالبات کی ضروری تعلیم کا الگ باپردہ انتظام کرے اور ملازمین کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے اثر ورسوخ کی حد تک مخلوط تعلیم کی یہ مغربی اور غیر شرعی طرز کو ختم کروانے کی بھرپور کوشش جاری رکھیں اس کوشش کے ساتھ ساتھ جب تک یہ غیر شرعی طرز ختم ہو کر طالبات کی ضروری تعلیم کا الگ انتظام نہیں ہوتا اور با آسانی اس ملازمت کا کوئی متبادل بھی ممکن نہیں تو اس وقت اس مجبوری کی وجہ سے شرعی طور پر درج ذیل شرائط کے ساتھ ایسی جگہ لیکچر دینے کی گنجائش ہے۔

(۱) اپنے اثر ورسوخ کی حد تک طالبات کو زیادہ سے زیادہ پردہ کرکے آنے کی ترغیب وتلقین جاری رکھی جائے (۲) اگر ممکن ہو تو طالبات کو طلباء سے پیچھے بٹھانے کی کوشش کی جائے (۳) ضروری تعلیمی امور کے متعلق گفتگو کے علاوہ لیکچر میں یا لیکچر کے بعد طالبات سے کسی قسم کا کوئی تعلق، گپ شپ یا ہنسی مذاق ہرگز نہ ہو (۴) اپنے ذھن وفکر اور نگاہوں کی حفاظت کی جائے اور حتی الامکان اپنی نگاہیں طلباء کی طرف متوجہ رکھی جائیں، غرضیکہ ہر قسم کے غیر شرعی امور سے مکمل اجتناب کی بھرپور کوشش کی جائے۔ اور تنخواہ چونکہ تعلیم اور وقت دینے کا معاوضہ ہے اسلئے تنخواہ کا لینا بہرصورت جائز ہے (ماخذہ تبویب ۲۵/۸۴۷)

(جاری ہے...)

كما في مشكوة المصابيح (٢٩/٢)

عن النبي صلى الله عليه وسلم قال المرأة عورة فاذا خرجت استشرفها الشيطان .

وفي الترغيب والترهيب (٣٩/٣)

عن أبي أمامة رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إياك والخلوة بين النساء والذي نفسي بيده ما خلا رجل بامرأة الا ودخل الشيطان بينهما ولأن يزحم رجل خنزيرا متلطخا بطين أو حمأة خير له من أن يزحم منكبه امرأة لا تحل له ——— والله اعلم بالصواب

عبدالماجد اشرف

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

٣ محرم ١٤٣١ھ

١٠ دسمبر ٢٠١٠ء

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفر اللہ لہ

٣/١/١٤٣٢ھ

مفتی

الجواب صحیح

محمد یعقوب عفی عنہ

٣/١/١٤٣٢ھ

الجواب صحیح

٥/١/١٤٣٢ھ

دارالافتاء